www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دارالافتاء

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی
تلمیذ حضرت محدث روپڑیؒ

مسئلہ میراث از قسم مناسخہ[1]

راجہ محمد صدیق احمد قصبہ ڈنگہ ضلع گجرات سے لکھتے ہیں:

"محترم جناب حافظ صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تقسیم وراثت کا ایک مسئلہ درپیش ہے۔

ا نے ایک جائداد بمقدار ۵ مرلہ تقریباً خرید کی۔ ۱۹۱۳ء میں فوت ہوا۔ اس کے بعد بیٹوں ب، ج، د نے اسے تقسیم نہ کیا اور نہ ہی بیٹیوں ر، س نے کچھ پایا۔

البتہ بیٹیوں نے ۱۹۲۲ء میں ایک قطعہ بمقدار ۳ مرلہ اشتراک سے خریدا۔ پھر ۱۹۳۵ء میں ب د نے اشتراک سے بمقدار ۶ مرلہ خریدا۔ اسی طرح جائداد کے دو قطعات بمقدار ۲، ۴ مرلے ب، ج، د نے اشتراک سے خریدے۔ ان میں سے ب ۱۹۴۶ء میں فوت ہوا اور لاولد رہا۔ ج ۱۹۴۷ء میں فوت ہوا، د ۱۹۴۵ء میں، ر ۱۹۶۷ء میں اور س ۱۹۲۲ء میں فوت ہوئی۔ اس طرح سے ج کا اکلوتا بیٹا ش ۱۹۴۷ء میں موجود تھا۔ د کی دو بیٹیاں ص، ض ہیں۔ ر لاولد رہی۔ جبکہ س کی ایک بیٹی ط ہے۔

امر مسئولہ میں ۱۹۴۷ء کے مطابق ش، ص، ض، ط کے درمیان تقسیم کی نوعیت کیا ہوگی؟ مزید برآں ۱۹۴۵ء میں شریعت کا نفاذ نہ تھا۔ ۱۹۴۹ء میں قراردادِ مقاصد کے ماتحت عملدرآمد ہوا۔ ۱۹۶۱ء میں عائلی قوانین کا اطلاق ہوا اور پوتے کی وراثت کا مسئلہ بنا۔ جبکہ ص، ض نے جائدادِ منقولہ مکمل طور پر ب، ج، د کی حاصل کی یا غصب کی۔ جواب ذرا جلدی دیجیے، جزاکم اللہ۔ والسلام!"

[1] ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے کسی وارث کے فوت ہو جانے کے سبب اس کے حصہ کا اگلے وارثوں کی طرف منتقل ہو جانا اسے مناسخہ [illegible]

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

الجواب بعون الوہاب:

صورتِ مسئولہ کو واضح کرنے کے لیے ہم پہلے کچھ تنقیحات وضع کرنا مناسب سمجھتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

تنقیح ا: سوال میں جن اشخاص کو ا، ب، ج، د، س، ش، ص، ض اور ط سے ذکر کیا گیا ہے، ہم ان کو انہی حروف سے فرضی ناموں احمد، بلال، جمیل، داؤد، رابعہ، سائرہ، شفیع، صفیہ، رضیہ اور طاہرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

تنقیح ب: چونکہ فوت شدگان درج ذیل ترتیب سے دنیا سے گئے ہیں، اس لیے مناسخہ کی اسی ترتیب سے ہم نے تشکیلیں قائم کی ہیں یعنی: I ا (احمد) ۱۹۱۳ء
II س (سائرہ) ۱۹۲۲ء - III د (داؤد) ۱۹۴۵ء - IV ب (بلال) ۱۹۴۶ء —
V ر (رابعہ) ۱۹۶۷ء - VI ج (جمیل) ۱۹۷۴ء

تنقیح ج: مناسخہ کی ترتیب سے ۶ نقشے ہم ذیل میں دے رہے ہیں جن سے یہ معلوم ہوگا کہ ہر شخص کے فوت ہونے کے بعد اس کے وارثان کون کون تھے اور ان کے حصے کیا تھے؟

یہ نقشے حسب ذیل ہیں:

ا احمد ۱۹۱۳ء

I

	۸	۱۱۲
لڑکا بلال	۲	۲۸
لڑکا جمیل	۲	۲۸
لڑکا داؤد	۲	۲۸
لڑکی رابعہ	۱	۱۴
لڑکی سائرہ	۱	۱۴

احمد ۱۹۱۳ء میں فوت ہوا، تو اس کے ورثاء تین لڑکے بلال، جمیل اور داؤد تھے جبکہ دو بیٹیاں رابعہ اور سائرہ تھیں۔ وراثت کا اصل مسئلہ ۸ سے بنا۔ جس کی تصحیح ۱۱۲ سے ہوئی۔ لہٰذا ہر بیٹے کو ۲۸-۲۸-۲۸- اور ہر بیٹی کو اس کا نصف ۱۴-۱۴ ملا۔ جس کی دلیل قرآنِ مجید کی یہ آیت ہے:

"يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ" الآية؛" (النساء: ۱۱)

"اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولادوں کے بارے میں وصیت کرتے ہیں کہ ایک لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر [illegible]

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(س) سائرہ ۱۹۲۲ء

۲×۷ = ۱۴

بھائی بلال		۲	
بھائی جمیل		۲	
بھائی داؤد	ع	۲	II
بہن رابعہ		۱	
بیٹی طاہرہ	۱	۷	

احمد کی اولاد میں سب سے پہلے فوت ہونے والی سائرہ ہے۔ اس کے ورثاء میں بھائی بلال، جمیل، داؤد۔ بہن رابعہ اور ایک بیٹی طاہرہ ہے۔ تصحیح مسئلہ کے لیے ۲ دو کو سات سے ضرب دی۔ ۱۴ عدد حاصل ہوا۔ اس میں سے تینوں بھائیوں کے دو، دو اور بہن کا ایک حصہ ہے جبکہ بیٹی (طاہرہ) نصف کی وارث ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں ہے:

"وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ - الآية" (النساء: ۱۱)

کہ "اگر وارث ایک لڑکی ہو تو اسے کل جائداد کا نصف ملے گا"

بہن بھائیوں کے وارث ہونے اور ان کے حصوں کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے:

"وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ - الآية" (النساء: ۱۷۶)

کہ "اگر ورثاء بہن بھائی ہوں تو مذکر کو دو مؤنث کے برابر ملے گا"

تصحیح مسئلہ ۱۴ سے بنا جو ورثاء کے حصوں پر پورا پورا تقسیم ہوتا ہے۔ مزید کسی عمل کی ضرورت نہیں۔

(د) داؤد ۱۹۲۵ء ۔ ۳×۵ = ۱۵×۲۸ = ۴۲۰

بھائی بلال		۲	۵۶	
بھائی جمیل		۲	۵۶	
بہن رابعہ		۱	۲۸	III
بیٹی صفیہ		۵	۱۴۰	
بیٹی رضیہ		۵	۱۴۰	
بھانجی طاہرہ		محروم	محروم	

احمد کی اولاد میں سے سائرہ کے بعد فوت ہونے والا لڑکا داؤد ہے۔ اس کے ورثاء میں بھائی بلال، جمیل بہن رابعہ۔ بیٹی صفیہ، رضیہ اور طاہرہ بھانجی ہیں۔ تصحیح مسئلہ کے لیے ۵ کو ۳ سے ضرب دی۔ حاصل ۱۵ ہوا

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پھر مناسخہ کے اصول سے ۴۲۰ عدد[1] حاصل ہوا۔ اس میں بلال کو ۵۶، جمیل کو ۵۶، رابعہ کو ۲۸، بیٹی صفیہ کو ۱۴۰، بیٹی رضیہ کو ۱۴۰ حصے آئے۔ بھانجی طاہرہ محروم ہو گی۔ کیونکہ یہ ذوی الارحام میں سے ہے۔

(ب) بلال ۱۹۴۶ء

۳×۵۶ = ۱۶۸

بھائی جمیل	۲	۱۱۲
بہن رابعہ	۱	۵۶
بھتیجی صفیہ	محروم	محروم
بھتیجی رضیہ	محروم	محروم
بھانجی طاہرہ	محروم	محروم

احمد کی اولاد میں سے داؤد کے بعد فوت ہونے والا بلال ہے۔ اس کے ورثاء میں بھائی جمیل، بہن رابعہ۔ بھتیجی صفیہ، رضیہ اور بھانجی طاہرہ ہیں۔ اصل مسئلہ ۳ سے بنا۔ مناسخہ کے اصول سے تصحیح مسئلہ کے لیے ۵۶ میں ضرب دی تو حاصل ۱۶۸ ہوا۔ اس میں سے جمیل کو ۱۱۲۔ اور رابعہ کو ۵۶ حصے ملے۔ بھتیجی صفیہ، بھتیجی رضیہ اور بھانجی طاہرہ محروم ہوں گی، کیونکہ

---

[1] مناسخہ کی تعریف حاشیہ گزشتہ میں گزر چکی ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ وراثت تقسیم ہونے سے پہلے جب میت کا کوئی وارث بھی فوت ہو جائے تو اس وارث کے ترکہ کے کل حصص کی تصحیح اور پہلی میت کے ترکہ میں سے اس کے حصے کی نسبت دیکھی جائے گی۔ اگر ان میں نسبت تساوی کی ہو تو پھر کل حصص کی تصحیح اسی طرح رہے گی۔ مزید عمل کی ضرورت نہیں۔ اور اگر اس کے ترکہ کی تصحیح اور پہلی میت سے ملنے والے حصہ کی نسبت توافق کی ہو (توافق یہ ہوتا ہے کہ دونوں کا کوئی مشترکہ عادِ اعظم نکل سکے) تو اس تصحیح کو عادِ اعظم پر تقسیم کر کے حاصل کو میتِ ثانی کے حصہ میں ضرب دیں گے۔ اور اگر نسبت تباین کی ہو، جیسے یہاں ہے، تو میتِ اوّل کے ترکہ میں میتِ ثانی کے حصے اور میتِ ثانی کی تصحیح مسئلہ کو آپس میں ضرب دیں گے، تو یہ عدد میتِ ثانی کے ترکہ کا صحیح عدد ہو گا۔ صورتِ بالا میں تباین کی نسبت ہے۔ لہٰذا تصحیح مسئلہ (۱۵) کو میتِ ثانی کے حصہ (۲۸) میں ضرب دی تو حاصل [illegible]

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یہ ذوی الارحام ہیں۔

س (رابعہ) ۱۹۶۷ء

۵۶

V	
بھائی جمیل	کل مال
بھتیجی صفیہ	محروم
بھتیجی رضیہ	محروم
بھانجی طاہرہ	محروم

احمد کی اولاد میں سے بلال کے بعد رابعہ فوت ہوئی۔ اس کے ورثاء میں بھائی جمیل، بھتیجی صفیہ، بھتیجی رضیہ اور بھانجی طاہرہ ہیں۔ اس کا حصہ وراثت میں ۵۶ تھا۔ بھائی عصبہ ہونے کی بنا پر کل مال کا وارث ہے بھتیجیاں اور بھانجی ذوی الارحام ہیں، جو عصبہ کی موجودگی میں محروم ہوتی ہیں۔

ج (جمیل) ۱۹۲۴ء

۱۱۲

VI	
بیٹا شفیع	کل مال
بھتیجی صفیہ	محروم
بھتیجی رضیہ	محروم
بھانجی طاہرہ	محروم

احمد کی اولاد میں سے رابعہ کے بعد فوت ہونے والا جمیل ہے۔ اس کے ورثاء میں ایک لڑکا شفیع، دو بھتیجیاں صفیہ اور رضیہ ہیں۔ اور ایک بھانجی طاہرہ ہے۔ اس کا حصہ وراثت میں ۱۱۲ تھا۔ لڑکا عصبہ بنفسہٖ ہے جو کل مال کا وارث ہوگا۔ بھتیجیاں اور بھانجی ذوی الارحام ہیں، لہٰذا محروم رہیں گی۔

تنقیح د: احمد نے ۵ مرلہ زمین چھوڑی۔ اس کے بعد دو بیٹیوں رابعہ اور سائرہ نے ۱۹۲۲ء میں ایک قطعہ ۳ مرلہ اشتراک سے خریدا۔ اسی طرح دو بیٹوں بلال اور داؤد نے ۱۹۳۵ء میں ایک قطعہ ۶ مرلہ اشتراک سے خرید کیا۔ اور اسی طرح دو قطعات ۴ مرلہ اور ۲ مرلہ تینوں بیٹوں بلال، جمیل اور داؤد نے مل کر خریدے۔ واضح رہے کہ اصل ترکہ ۵ مرلہ ہی تھا۔ جس میں احمد کے کل ورثاء شریک تھے۔ بعد میں خرید شدہ قطعات صرف ان تینوں کا ترکہ شمار ہوگا جنھوں نے مل کر خرید کیے تھے۔ دوسرے اس میں احمد کے تعلق سے وارث ہونگے۔ بلکہ ان کی وراثت میت کے قرب کی بناء پر مستقل حیثیت سے ہوگی۔ ہم نے اسی وضاحت کے مطابق احمد اور اس کی اولاد کے ملکیتی قطعات کی تقسیم [illegible] نقشہ [illegible] کر دی ہے اور بوقت

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نظر کسی کی جائداد میں دوسرے فوت شدگان کے وارث ہونے کی بنا پر، یا کسی نئی ملکیت کے اضافے کی وجہ سے ملکیت میں زیادتی جمع کرتے رہے ہیں۔ مکمل نقشہ ملکیت اور موجودہ زندہ وارثان کے حصے ملاحظہ فرمائیں:

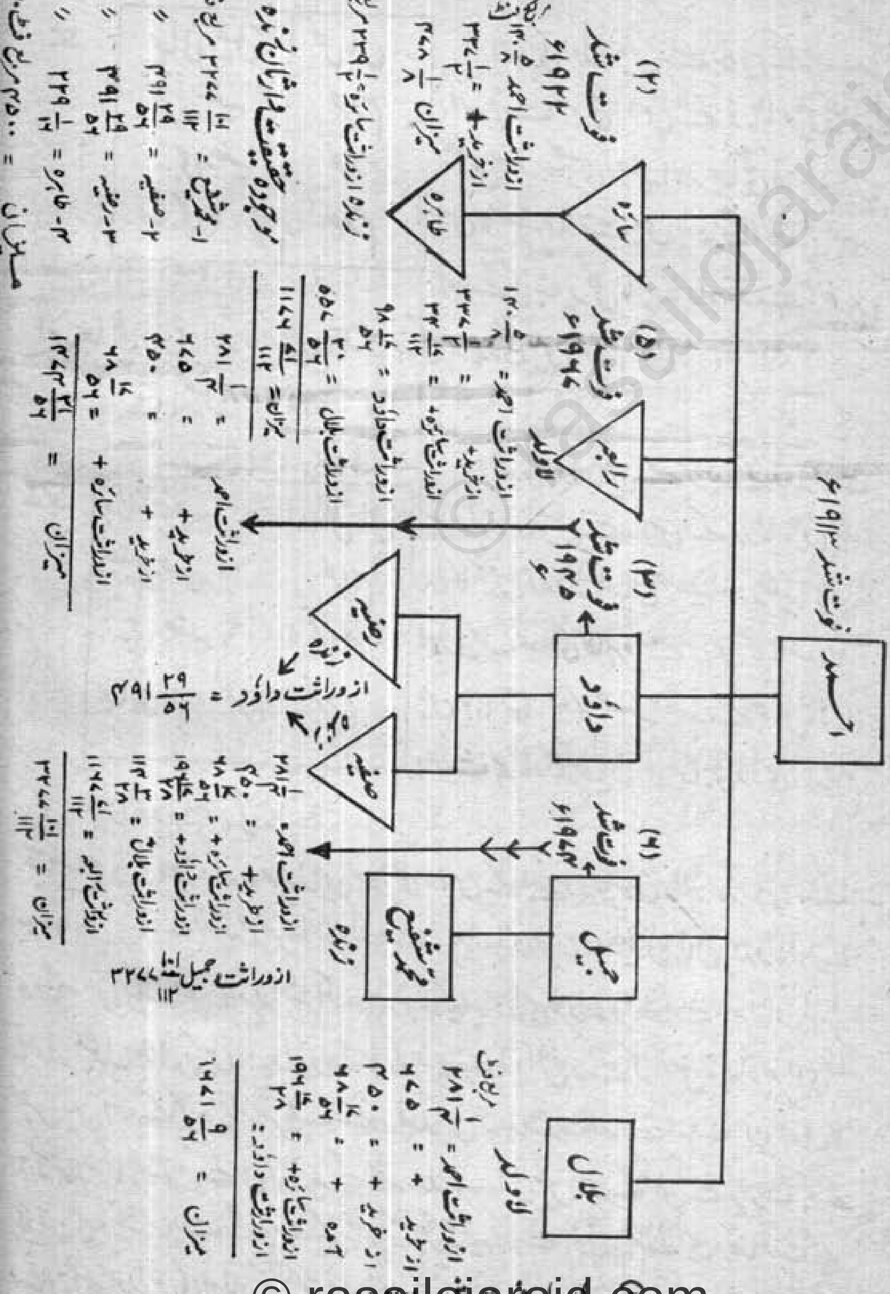

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہم نے شریعتِ محمدیہ کے مطابق سائل کے سوال کا تفصیلی جواب دے دیا ہے اور ہم اسی کے مکلّف ہیں۔ ہمارے نزدیک شریعتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) چودہ سو سال سے نافذ ہے، جس کی پابندی حاکم و محکوم دونوں کے لیے ضروری ہے۔ جو قانون اس شریعت کے منافی ہو گا وہ مسلمانوں کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لہٰذا سائل نے جو سوال شریعت کے نفاذ اور عدمِ نفاذ کا اٹھایا ہے وہ بے معنی ہے۔

قراردادِ مقاصد ۱۹۴۹ء سے پہلے، بلکہ پاکستان بننے سے قبل بھی شریعتِ محمدیہ نافذ تھی۔ اور ۱۹۴۹ء کے بعد، اسی طرح ۱۹۶۱ء کے بعد بھی بتمام و کمال نافذ ہے۔ اسے کوئی منسوخ نہیں کر سکتا۔ یہ ختمِ نبوت کا مسئلہ ہے۔ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ شریعتِ محمدیہ میں ترمیم کر سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب فترت کا کوئی دور نہیں ہے۔ آپ کی شریعت باقی ہے اور تاقیامت باقی رہے گی۔

آپ کا ارشادِ گرامی ہے:

"مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ"

(سنن ابنِ ماجۃ، مشکوٰۃ ص ۲۶۵)

کہ "جو میراث دورِ جاہلیت میں تقسیم ہو چکی وہ ہو چکی اور جس میراث کو اسلامی دور نے پا لیا وہ اسلامی طریقہ اور شریعت کے مطابق تقسیم ہو گی ـــــ واللہ ولی التوفیق!

ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب!

زرِ سالانہ ختم ہونے کی اطلاع کے بعد رقم بذریعہ منی آرڈر فی الفور ارسال فرمائیں یا آئندہ شمارہ بذریعہ وی۔پی۔پی وصول کرنے کیلیے تیار رہیں۔ شکریہ!

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ